بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰	۱۱-ماہ صلح ۱۳۲۱ ھش	۲۳-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ ھ	۱۱-ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۹-ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعتوں اور افراد کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے باستثناء بنگال اور مدراس وغیرہ تحریک جدید کے وعدے لکھانے کی آخری تاریخ ۳۱- جنوری ہے جس میں اب بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ بیداری سے کام لیں۔ اور نمایاں اضافوں کے ساتھ وعدے کریں۔ جو لوگ اپنی آمد کے مقابلہ میں بہت کم چندہ لکھاتے ہیں۔ وہ صحیح طور پر قربانی کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔ سکرٹریان جماعت کو چاہیئے۔ کہ فہرستیں جلد سے جلد نمایاں اضافوں کے ساتھ مرتب کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اس میں کسی قسم کے تساہل سے کام نہ لیں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کل حیدر آباد دکن واپس تشریف لے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

ہر کلمہ گو کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کا فتویٰ کفر

مولوی محمد علی صاحب چونکہ اپنی زندگی کا مقصد جماعت احمدیہ کی مخالفت ہی قرار دے چکے ہیں۔ اور ہر تحریر و تقریر میں کسی نہ کسی پہلو سے اور کسی نہ کسی بہانے خلاف کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے اپنے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت زور لگایا۔

اس سلسلہ میں مولوی صاحب نے نہ صرف جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے مقابلہ میں، اپنی پارٹی کی ایک خصوصیت اس طرح بیان کی۔ کہ:-

"کوئی کلمہ گو باقی نہیں رہ گیا۔ جسے کافر نہ بنایا گیا ہو۔ خدا کے فضل سے ہماری جماعت ہی دنیا میں ایسی جماعت ہے۔ جسے بلا شبہ دنیا کی بہترین جماعت کہا جا سکتا ہے جس کا عقیدہ ہے۔ کہ کوئی کلمہ گو کافر نہیں مسلمانوں کا اگر اتحاد ہو سکتا ہے۔ تو صرف اسی ایک بات پر ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کلمہ گو کافر نہیں"

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے جو عقائد شائع کر چکے ہیں۔ ان میں ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن میں مولوی صاحب سوائے اپنی پارٹی کے باقی تمام کلمہ گو لوگوں کو کافر۔ اور خارج از دائرہ اسلام قرار دے چکے ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنا سب سے پہلا عقیدہ یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ

"ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور بالفاظ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں۔ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ نیا ہو یا پرانا۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

ان الفاظ میں مولوی صاحب نے صاف طور پر یہ اعلان کر رکھا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی پرانے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ چونکہ مہر ختمیت کو توڑتا ہے۔ اس لئے باوجود کلمہ گو ہونے کے بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہے۔ اور چونکہ تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے اور بحیثیت نبی آنے کے منتظر ہیں۔ اس لئے وہ سب کے سب مولوی صاحب کے نزدیک بے دین اور خارج از دائرہ اسلام ہوئے۔ باقی رہی جماعت احمدیہ قادیان۔ اس کے متعلق مولوی صاحب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ جماعت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو نبی مانتی ہے۔ اس وجہ سے یہ بھی مولوی صاحب کے نزدیک بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پائی۔ کیونکہ ان کے اعلان کردہ عقیدہ کی دوسری شق یہ ہے۔ کہ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے پر ایمان رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ پس مولوی صاحب نے اس فتوے کے ذریعہ جماعت احمدیہ قادیان کو بھی کافر قرار دے دیا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کلمہ گو ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب تمام کلمہ گو مسلمانوں کو مولوی صاحب اپنے مذکورہ بالا عقیدہ کے رو سے خارج از دائرہ اسلام اور کافر سمجھتے ہیں۔ تو پھر ان کا یہ ادعا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا جہان میں صرف انکی پارٹی کا ہی یہ عقیدہ ہے کہ "کوئی کلمہ گو کافر نہیں"۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب سوائے اپنے چند ایک ہم خیالوں کے تمام کلمہ پڑھنے والوں کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لیکن جب اپنے خیالی کارنامے دوہرانے پر آتے ہیں۔ تو سب سے پہلے کسی کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کا اعلان کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ کسی کو کافر نہیں کہتے۔ تو اور کون راہ چلتے لوگوں کو کافر کہتا پھرتا ہے۔ کافر اور مسلمان کا امتیاز تو عقائد کی بنا پر ہی کیا جاتا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بھی تمام کے تمام کلمہ گو ختم نبوت کے متعلق ایسا عقیدہ رکھتے ہیں جس کے نتیجہ میں کافر اور خارج از دائرہ اسلام ہو چکے ہیں۔

مولوی صاحب نے ایک ہی سانس میں بالفاظ "پیغام صلح" "جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے الگ" قرار دیتے ہوئے مسئلہ کفر و اسلام کے ذکر میں یہ دعوے بھی کیا ہے کہ

"اس سال میں نے جماعت قادیان پر اتمام حجت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی"

پھر کہا ہے:-

"میاں صاحب جرأت نہیں کرتے سامنے آنے کی۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کی بنیاد بہت کمزور ہے"

اگر اتمام حجت کے یہی معنی ہیں۔ کہ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق پیش کر کے مولوی صاحب سے ان کا مطلب بیان کرنے کے لئے کہا جائے۔ اور مولوی صاحب بالکل خاموشی اختیار کر لیں۔ تو بے شک اس سال مولوی صاحب نے اتمام حجت کر دی۔ کیونکہ دوسرے متعدد مضامین کے علاوہ اس سال "الفضل" میں ایک خاص سلسلہ مضامین لکھا گیا۔ جس کے چند عنوان یہ ہیں:-

(۱) کیا مولوی محمد علی صاحب یقین رکھتے ہیں کہ ہر غیر احمدی بڑا ہی بدبخت اور جن و انس میں سے سب سے بدطالع ہے

(۲) مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال۔ مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق

(۳) جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک اور سوال

(۴) مولوی محمد علی صاحب سے ایک اور سوال کیا کسی مسلمان پر روحانی موت وارد ہو سکتی ہے۔

مگر ان میں سے کسی کا بھی مولوی صاحب جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ یہ سوالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کی بنا پر مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق کئے گئے تھے۔

پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں مولوی صاحب کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہونے کا ثبوت

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ حضورؓ نے مولوی صاحب کا وہ مضمون جس کے متعلق انہوں نے خواہش کی تھی۔ کہ "الفضل" میں شائع کرا دیا جائے فوراً شائع کرا دیا۔ لیکن ان کے جواب میں حضور نے جو مضمون لکھا۔ اور جس کا "پیغام صلح" میں شائع کرانا حسب اقرار مولوی صاحب کا فرض تھا۔ اسے درج نہ کرایا اور اس وقت اپنا یہ کلیہ قطعاً فراموش کر گئے۔ کہ:-

"اپنے دلائل کو کمزور کون شخص سمجھتا ہے۔ وہ جو دوسرے کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے آنے سے روکتا ہے"!

باوجود اس کے اگر مولوی صاحب یہ کہہ کر دل خوش کرنا چاہیں۔ کہ کوئی ان کے مقابلہ پر نہیں آ سکتا۔ تو انہیں کون روک سکتا ہے؟

مولوی محمد علی صاحب سے

تیری ہمت سے بہت اونچا ہے بام محمود / غیر ممکن ہے ملے تجھ کو مقام محمود

ہے محمدؐ سے بھی احمدؑ سے بھی نسبت اس کو / کیا ہم آغوش ہے ان ناموں سے نام محمود

تشنہ لب جس سے پھرا تو ہے سکندر کی طرح / تر اسی چشمۂ حیواں سے ہے کام محمود

خود مسیحائے زماں لائے ہیں فردوس سے جو / پُر اسی بادۂ کوثر سے ہے جام محمود

قادیاں جس میں ہے پھر نغمۂ تسبیح بلند / ہے اسی خاک مقدس میں قیام محمود

اس سے ہے سلسلۂ عالیہ کا حسن نظام / عقد اخلاص ہے ہر حلقۂ دام محمود

فرقت قادیاں تنویر کو تڑپاتی ہے
دُور محمود سے ہے ایک غلام محمود

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں جلسہ یوم پیشوایان مذاہب

۷ دسمبر ساڑھے چار بجے سے چھ بجے شام انڈین لائبریری ہال میں زیر صدارت مسٹر آر ڈی سمپت پریذیڈنٹ ہندو منڈل و سکرٹری انڈین ایسوسی ایشن جلسہ منعقد ہوا۔ پہلی تقریر ریورنڈ مورے پرنسپل مشن سکول نے حضرت مسیح ناصری کی زندگی پر کی۔ دوسری تقریر حضرت پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر مسٹر کے۔ پی۔ راول صدر ہند کلب نے فرمائی۔ جس میں حضور کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور کے ذریعہ غلاموں کی آزادی و رستگاری کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ ازاں بعد مسٹر دلیپ سنگھ غریب نے اتحاد بین المذاہب پر ایک دلکش نظم پڑھ کر سنائی۔ اور حضرت رام چندر جی کے حالات زندگی منظوم پیرایہ میں سنائے جو بہت دلچسپ تھے۔ مسٹر غریب کے بعد حضرت باوا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کی زندگی پر مسٹر ایم آر شاہ پروپرائٹر ٹانگا ٹریڈنگ کمپنی نے لیکچر دیا۔ آخری تقریر حضرت کرشن علیہ السلام کی زندگی پر ایم اے اباز نے کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیکچر سیالکوٹ سے وہ عبارت پڑھ کر سنائی۔ جس میں حضور نے راجہ کرشن کی تعریف فرمائی ہے۔ حضور کے کلمات طیبات کا سامعین کے دلوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مسٹر آر ایم شاہ کو حضرت گوتم بدھ اور سوامی مہاویر صاحب کی زندگیوں پر تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔

ہال سامعین سے پُر تھا اور خوشی و انبساط کی لہر اور باہمی اتحاد و محبت و پریم کی رو چل رہی تھی۔ اکثریت ہندو صاحبان کی تھی۔ تاہم عیسائی، سکھ اور پارسی اور مسلمان بھی موجود تھے حاضری گزشتہ سالوں سے دگنی تگنی تھی۔ اختتام جلسہ پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور کامیابی پر مبارک باد دی گئی۔ اور اس سکیم کی بہت تعریف کی گئی۔

قاری محمد یاسین خان سیکرٹری جماعت احمدیہ ٹانگا (مشرقی افریقہ)

قربانیوں کے ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھو

بیرون ہند اور ہندوستان کی جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بیرون ہند کے مخلصین کے جو وعدے پیش ہوئے ہیں وہ نہائت شاندار اور نمایاں اضافہ کے تھے۔ بلکہ بیرون ہند کے بعض احباب نے تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ "میں یہی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں" وعدے کے ساتھ ہی رقم ارسال کر دی تھی۔ مگر ابھی تک مکمل فہرستیں بیرون ہند کے احباب کی نہیں آئی ہیں۔ امید ہے کہ بیرون ہند کے سب ہی دوست اپنے سال ہشتم کے وعدے کو اتنا اضافہ کریں گے۔ کہ ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو جائے بلکہ آخری سال میں اس سے بھی بہت زیادہ بڑھ جائے۔ یاد رہے ہندوستان کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء ہے۔ جس میں بہت تھوڑے دن رہ گئے۔ وعدے کرنے والے احباب اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں جن جماعتوں کے وعدوں میں نمایاں اضافہ نہیں۔ انہیں بھی حضور کے ارشادات پڑھ کر اضافہ کر لینا چاہیئے۔ اس لئے کہ "قربانی کے ان بابرکت ایام کا دوبارہ میسر آنا ان کے لئے بہت مشکل ہو گا۔ کیونکہ اس قسم کی تحریک بہت کم ہوتی ہے۔ اور یہ بہت ہی نازک دوروں میں ہو سکتی ہے۔ شاید اللہ تعالےٰ اس عرصہ میں اس جنگ کا خاتمہ کر دے۔ اور اس عرصہ میں ایسے حالات پیدا کر دے۔ جو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہوں۔ اور پھر ہمیں اس قسم کے چندوں کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اس وقت خواہ کوئی کتنی قربانی کرے۔ خواہ دس لاکھ روپیہ سلسلہ کے سامنے رکھ دے۔ مگر اس روپیہ کا اسے وہ ثواب نہیں مل سکے گا۔ جو آج چند روپوں کا مل سکتا ہے۔" پس دوست بیدار ہوں۔ شاندار اور نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانیاں کریں خواہ وہ ہندوستان کے مجاہد ہوں یا بیرون ہند کے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار سکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:- (۱) ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن سے لکھتے ہیں کہ پائلاٹ آفیسر میاں محمد لطیف صاحب ابن جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی ٹڈل ایسٹ جاتے ہوئے یہاں سے گزرے وہ خیر و عافیت سے ہیں انہوں نے درخواست کی ہے۔ کہ ان کے لئے احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ نیز اور بھی کئی احمدی نوجوان جو فوج میں یا رائل انڈین نیوی میں ملازم ہیں یہاں آتے رہتے ہیں (۲) شیخ عبد القادر صاحب لائل پور کی ہمشیرہ سکینہ بیگم چند روز سے بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے ان سب کے لئے دعا کی جائے۔

گمشدہ بستر:- جلسہ سالانہ سے واپسی پر ریل کے کمرہ میں ہمارے بستروں کے ساتھ ایک بستر کسی اور دوست نے رکھا تھا۔ مگر امرتسر پہونچ کر جب گاڑی تبدیل ہونے لگی۔ تو سب کمرہ خالی ہو گیا۔ مگر وہ دوست بستر لینے کے لئے نہ آئے۔ لاچار میں نے وہ بستر اٹھا لیا اور اپنے ہمراہ لے آیا۔ تا کہ گم نہ ہو جائے۔ جس دوست کا ہو وہ پتہ بتا کر لے سکتے ہیں۔ خاکسار فضل حق سیکرٹری انجمن احمدیہ چک ۸۵ گوگیرہ ضلع منٹگمری

اعلانات نکاح:- (۱) میرے لڑکے محمد عبد اللہ خاں پارسل کلرک نوشہرہ چھاؤنی کا نکاح رضیہ نامی بنت بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر اکال گڑھ سے بعوض ۵۰۰ روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۲۶/۱۲/۴۱ کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ عبد الرحمن ہیڈ کلرک انچارج راولپنڈی (۲) صوبیدار ملک محمد خان صاحب پنشنر سکنہ پچنند تحصیل تلہ گنگ نے اپنی لڑکی امیر بیگم کا نکاح مورخہ ۹/۱۲/۴۱ کو ملک عطا محمد ولد ملک

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزرا۔ کہ خدا تعالٰی نے دُنیا کی اصلاح کے لئے ایک رسُول قادیان کی مبارک سرزمین میں مبعوث کیا۔ وُہ اللہ تعالٰے کے حکم سے نازل ہُوا۔ اُس نے مُردہ دلوں پر زندگی کا پانی چھڑکا۔ تاکہ ان میں تازہ حیات پیدا ہو۔ اور وُہ خدا تعالٰے کے محبوب بندے بن جائیں۔ آپ دُنیا میں اس وقت آئے جب مسلمانوں پر ادبار و انحطاط طاری تھا۔ اسلام کا نام تو ان کی زبانوں پر بے شک تھا۔ مگر اعمال اسلامی تعلیم کے بالکل منافی تھے۔ دشمنانِ دین۔ اسلام پر بڑے زور سے حملہ آور ہو رہے تھے اور وُہ خیال کرتے تھے۔ کہ ان کے حملے اسلام اور مسلمانوں کو نعوذ باللہ صفحۂ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالٰے نے آپ کو اُس وعدہ کو پُورا کرتے ہُوئے جو اس نے اسلام کی حفاظت کے متعلق قرآن کریم میں کیا ہُوا ہے۔ اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین نے آخری زمانہ کے متعلق کی تھیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اصلاح عالم کے لئے بھیجا۔ آپ جس زمانہ میں اس اہم فرض کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہُوئے مسلمانوں میں نہ صرف اعتقادی لحاظ سے کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ بلکہ عملی لحاظ سے بھی ان کا قدم صراطِ مستقیم سے کوسوں دُور تھا۔ اُسی دستور کے مطابق جو انبیاء کے بارہ میں چلا آ رہا ہے آپ کی مخالفت ہُوئی۔ شدید ترین مخالفت آپ کے پیغام پر ضحکہ اڑایا گیا۔ آپ کو نعوذ باللہ کذاب اور دجال وغیرہ قرار دیا گیا مگر وہ آواز جو آپ نے بلند کی تھی۔ وہ بلند سے بلند تر ہوتی چلی گئی۔ اور اس نے ایک طرف اگر بڑے بڑے مخالفین اسلام کے گھروں میں تہلکہ مچا دیا۔ تو دوسری طرف ایمان لانے والوں کے قلوب کو ہر قسم کی بدی سے پاک کر دیا۔ سبحان اللہ وُہ آواز کیسی دلکش تھی۔ وُہ پیغام کتنا دلربا تھا۔ کہ جس نے بھی اس آواز کو سنجیدگی سے سُنا۔ اس پر اثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اور جس نے بھی اس پیغام پر کان دھرا۔ شیطان اس سے ہمیشہ کے لئے دُور ہو گیا۔ خالق اور مخلوق کے درمیان جو بُعد نظر آتا تھا۔ وُہ جاتا رہا۔ ایمان تازہ ہو گئے۔ روحیں زندہ ہو گئیں۔ اور روحانیت میں ایسی جلا پیدا ہو گئی۔ کہ اس میں رب العالمین کے چہرہ کا انعکاس دکھائی دینے لگا۔ آپ خود اپنے زندگی بخش کارناموں اور اپنی بعثت کے مقاصد کا ذکر کرتے ہُوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"وُہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامُور فرمایا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے۔ اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وُہ دینی سچائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دُوں۔ اور وُہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے۔ اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کر دوں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وُہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابُود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا۔ بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر اسلام ص ۳۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالٰے نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز میں اس لئے بھیجا گیا ہُوں۔ کہ تا ایمانوں کو قوی کروں۔ اور خدا تعالٰے کا وجُود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے۔ کہ وُہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی جاہ و مرتبت پر رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دُنیاوی اسباب پر ہے۔ یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالٰے اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔ اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے۔ یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں۔ کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے۔ اور دلوں میں تقوٰے پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا۔ بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں۔ اور یہی کام ہیں۔ جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔"

(کتاب البریہ ص ۲۵۳ تا ص ۲۵۶)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔ میں اس لئے دُنیا کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ تا "دُنیا کو اخلاقی اور اعتقادی۔ اور عملی اور علمی سچائی کی طرف کھینچا جائے۔ اور نیز یہ کہ وُہ خاص کشش سے ایسے طور سے کھینچ جائیں۔ کہ ان امُور کی بجا آوری میں ان کو ایک قوت حاصل ہو" (ریویو آف ریلیجنز۔ جلد اول ص ۳)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اہم ترین غرض یہ ہے۔ کہ خدا تعالٰے سے محبت اور اخلاص کے تعلقات کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اور وُہ دوئی کا پردہ جو خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان حائل نظر آتا ہے اس کو کاٹ کر بنی نوع انسان خدا تعالٰے سے ایسے پیوست ہو جائیں کہ اُن کے ہاتھ خدا تعالٰے کے ہاتھ ان کی زبان خدا کی زبان۔ ان کی آنکھیں خدا کی آنکھیں اور اُن کے پاؤں خدا کے پاؤں ہو جائیں وُہ خدا تعالٰے کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے والے ہوں۔ اور اس کی محبت میں ایسے گداز ہوں۔ کہ اُن کی رگ رگ سے اللہ تعالٰے کا عشق ظاہر ہو رہا ہو حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک شخص دعوٰے کرتا ہے۔ کہ اُسے خدا تعالٰے کا قرب حاصل ہے۔ مگر وُہ اس قرب کے کوئی آثار نہیں دکھاتا۔ تو وُہ اپنے دعوٰے میں سچا سمجھا نہیں جا سکتا۔ آخر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ آگ کے پاس بیٹھنے والا گرمی محسُوس کرے۔ برف کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے والا ٹھنڈک محسوس کرے مگر زمین و آسمان کے خدا کا قرب انسان کے اندر کوئی تغیر پیدا نہ کر سکے۔ ایسا خیال حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اور یہی وُہ چیز ہے جس کے قیام کے لئے خدا تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعُوث کیا۔ آپ نے بار بار لوگوں کو یہی تعلیم دی۔ کہ ہر شخص کو اپنے اندر تقوٰے پیدا کرنا چاہیئے۔ اور کوئی کام خدا تعالٰے کے منشاء اور اس کی رضاء کے خلاف نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔ ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقوٰے
مُبارک وُہ ہے جس کا کام تقوٰے

سُنو ہے حاصلِ اسلام تقوٰے
خُدا کا عشق مے اور جام تقوٰے

مُسلمانو! بناؤ تام تقوٰے
کہاں ایماں اگر ہے خام تقوٰے

یہ دَولت تُو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اسی طرح تقوٰے پر زور دیتے ہُوئے ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوٰے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ ... یقیناً یاد رکھو۔ کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقوٰے سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقوٰے ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہ ہوگی۔ وُہ عمل بھی ضائع نہ ہو گا۔" (کشتی نوح)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے۔ کہ دلوں میں نور ایمان پیدا کیا جائے۔ اور اخلاقی اعتقادی علمی اور عملی ہر قسم کی اصلاح کی جائے۔ کیونکہ جب تک یہ چاروں دیواریں مکمل نہ ہوں۔ اس وقت تک ایمان کی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس اصلاح کا آغاز آج سے نصف صدی قبل ہو چکا ہے۔ اور دُنیا احمدیت کی پچاس سالہ جدوجہد کے لاکھوں شیریں پھل اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالٰے کے وعدوں کے مطابق یقین ہے۔ کہ ایک دن ساری دنیا اسی چشمۂ شیریں پر آئے گی۔ اور احمدیت کا میٹھا پانی پی کر اپنے لئے روحانی تسکین کا سامان مہیا کرے گی۔

مجددیت اور مولانا ابوالکلام آزاد

۱۹۳۵ء میں سید فضل شاہ صاحب مالک تاج محل ہوٹل بمبئی کے ایک خط کے جواب میں مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک ایسی بات کہہ دی تھی۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مسلمات کے خلاف تھی بلکہ خود انہی کے معتقدات کے بالکل برعکس تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ "میں نہیں جانتا مجدد کیا بلا ہوتی ہے" چند دن ہوئے "الہلال" ۱۹۱۳ء کے پرچے میرے زیر مطالعہ تھے۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں یہ الفاظ مونہہ سے نکالنے والے مولانا ابوالکلام آزاد کس زور سے ۱۹۱۳ء میں اسلام میں ہر صدی کے سر پر مجدد کے ظہور کا اقرار کر رہے ہیں۔ مولانا کی یہ تحریر ذیل میں من وعن درج کی جاتی ہے۔ امید ہے قارئین کے لئے اس کا مطالعہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ عبدالمجید بی۔ اے آنرز)

یہ ایک حقیقت تھی جس کا اعلان پہلے ہی دن کر دیا گیا تھا۔ قرآن کریم کے علاوہ احادیث کا تفحص کیجئے۔ تو اس حقیقت کو جابجا ایک پیشن گوئی کی صورت میں پایئے گا۔

لاتزال من امتی ظاھرین علی الحق حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون (متفق علیہ) میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت حق ضلالت و باطل پرستی پر فتحیاب رہے گی۔ یہاں تک کہ قیامت ظاہر ہو۔

اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیح میں مغیرہ کی روائت سے درج کیا ہے۔ مگر یہی حدیث بہ تغیر الفاظ نہائت کثرت سے مختلف اسناد و روائت کے ساتھ شہرت پا چکی ہے۔ اور متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے۔ مسلم۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں بروایت ثوبان ہے۔

لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ وھم کذالک۔ ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت رہے گی۔ جو حق و صداقت کے اعلان میں فتح یاب ہوگی۔ باطل پرست اس کی مخالفت کریں گے۔ مگر ان کی ضرر رسانی سے خدا اس کو محفوظ رکھے گا۔

ابن ماجہ اور نسائی کی بعض روائتوں میں قتال جہاد کا بھی لفظ ہے۔ اور مسلم کی ایک حدیث میں جس کو عقبہ بن عامر نے روائت کیا ہے "قاھرین لعدوھم" لایضرھم من خالفھم بھی آخر میں زیادہ ہے۔ یعنی وہ جماعت دشمنان حق و صداقت کے لئے اپنے اندر ایک الٰہی قہر و غلظت رکھے گی۔ اور جو لوگ اسکی مخالفت کرینگے وہ اسے نقصان پہونچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

اسی طرح ایک دوسری مشہور حدیث میں جس کو ابوداؤد اور حاکم و بیہقی نے ابوہریرہؓ سے روائت کیا ہے۔ ہم کو خبر دی گئی ہے۔ کہ اس دین الٰہی کے احیاء و تجدید کے لئے ہمیشہ خدا تعالےٰ مصلحان امت و مجددان ملت بھیجتا رہے گا اور وہ ہر صدی میں ظاہر ہو کر بدعات و محدثات کا استیصال کریں گے۔

ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالےٰ اس امت میں ہر صدی کے آغاز میں ایک مجدد پیدا کرے گا۔ جو دین اسلام میں اپنے روح ہدائت سے ایک تازگی اور نئی زندگی پیدا کر دے گا۔

کیا نہیں دیکھتے کہ یہی نصرت الٰہی اور تائید غیبی تھی۔ جس نے باوجود ہیجان طغیان و اشتداد فساد و شیوع فتن و اختلال کاروبار ہدایت ہر زمانے میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی آواز کو حی و قائم رکھا۔ اور فساد و ضلالت کی کوئی سخت سے سخت قوت ابلیسی بھی اس قوت الٰہیہ پر غالب نہ آسکی۔ علی الخصوص تاریخ اسلام کی وہ گزشتہ آخری صدیاں جبکہ اسلام کے قدیمی مرکزوں کے اختلال۔ عربی حکومت کے خاتمے۔ امراء و سلاطین کے طامعانہ و عیش پرستانہ اغراض۔ علمائے حق کی غربت و قلت اور قتل و خونریزی کی شدت و احاطہ نے تمام عالم اسلامی کی حالت موجودہ تنزل و انحطاط کے اسباب فراہم کر رہی تھی۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے۔ تو پھر بھی اس کے ہر دور میں چند نفوس قدسیہ ایسے ضرور مل جاتے ہیں۔ جن کے سینوں کو خدا نے نور ہدائت کے لئے کھول دیا تھا اور ان کے دلوں کو حق و صداقت کے جمال کا مسکن بنا دیا تھا۔ آٹھویں صدی ہجری میں جبکہ مسلمانوں میں علم و دین کے تنزل و انحطاط کا بیج بار آور ہو چکا تھا۔ علامہ ابن تیمیہ کا پیدا ہونا۔ اور ان کا علاوہ علم و فنون میں درجۂ رسوخ و اجتہاد پیدا کرنے کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی راہ میں ہر طرح کے شدائد و مصائب گوارا کرنا اور اپنے تلامذہ و متبعین کی ایک بہت بڑی جماعت پیدا کر دینا جس میں علامہ ابن قیم جیسے اشخاص کا پیدا ہونا کس قدر تعجب انگیز ہے۔

لیکن اس تعجب انگیز ظہور کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو مسلمانوں کے اس ذہنی اور قلبی انحطاط کا صحیح اندازہ ہے۔ جو چھٹی صدی بعد تمام عالم اسلامی پر طاری ہو گیا تھا۔ اور سد باب اجتہاد نے اذہان و عقول کی ترقی کو اس کے عین عروج و ارتقا کے وقت ہلاک کر دیا تھا

اگر صرف ہندوستان ہی میں دعوت حق کی تاریخ پر نظر رکھی جائے۔ تو یہ آپ کے لئے ایک قریب کی مثال ہوگی۔ تاریخ ہند میں اکبر کا عہد اس لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ سلاطین پرست اور متبعین ہوائے نفس علما کی دربار پر حکومت تھی۔ اور دینداری و تقدس کے پردے میں نفسانی تعصبات اور مفسدانہ اغراض کام کر رہے تھے۔ آخر میں ملا مبارک کے خاندان کے دخل سے حالت ضرور بدلی۔ مگر یہ تبدیلی بھی کچھ مفید نہ تھی۔ کیونکہ وہ خود پچھلے مرض کا ایک بے اعتدالانہ علاج بالمثل تھا۔ لیکن عین اسی زمانے میں حضرت شیخ احمد سرہندی کا ظہور ہوتا ہے۔ جو ایک غیر معروف گوشے میں بیٹھ کر لاکھوں دلوں کو اپنی صدائے رندانہ آشنائے حق کا شیفتہ بنا لیتے ہیں۔ اور احیائے شریعت و تجدید شعار اسلامی اور اعلان حق و امر بالمعروف کے لئے اپنے وجود کو یکسر وقف کر دیتے ہیں۔ پھر گیارھویں صدی کے اواخر اور بارھویں صدی کے آغاز میں حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان نے امر بالمعروف کی تاریخ میں جو حیرت انگیز خدمات دینیہ انجام دی ہیں محتاج بیان نہیں۔ علی الخصوص شاہ ولی اللہ کا وجود قدسی، جو فی الحقیقت اپنے اندر الہام ربانی و فیضان الٰہی اور فطرت کاملہ و اقتباس انوار نبوت کی ایک مستثنیٰ مثال رکھتا تھا اسی طرح گیارھویں صدی کے اواخر میں قاضی شوکانی کا یمن میں ظہور اور احیائے سنت و رفع بدعت کے لئے سعی مشکور احادیث مذکورہ کی پیشن گوئی کے لئے ایک مثال صداقت ہے۔

اگر یہ تائیدات غیبی اور کاروبار الٰہی نہیں ہیں تو پھر یہ کیا بات ہے کہ ہر زمانے میں کچھ لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو اپنے زمانہ کی سوسائٹی میں پرورش پاتے ہیں۔ اور بچپن سے لیکر عہد شعور تک انہی خیالات و اعتقادات اور رسم و رواج کو دیکھتے اور سنتے ہیں جن کی فضا انکے چاروں طرف محیط ہوتی ہے۔ کانوں میں انکے صدا آتی ہے تو باطل پرستی کی۔ اور آنکھیں دیکھتی ہیں تو ضلالت و فساد کو۔ لیکن پھر ایک غیبی ہاتھ ہوتا ہے۔ جو ان کا بازو تھام کر شاہراہ عام سے الگ ایک راہ پر لے جاتا ہے اور فیضان ہدایت الٰہی کی ایک مخفی قوت ہوتی ہے۔ جس کا سرچشمہ ان کے سینے کے اندر سے ابلنے لگتا ہے۔ وہ جب زبان کھولتے ہیں۔ تو انکی آواز ان کے عام اعتقادات و خیالات سے بالکل متضاد ہوتی ہے۔ اور اپنے خاندان سوسائٹی تعلیم و تربیت اور ملکی رسم و رواج سے بالکل الگ ہو کر حق و صداقت کی طرف دعوت دیتی ہے۔ انسان اپنے تمام خیالات و معتقدات میں خارجی اثرات کے تابع ہے۔ وہ دنیا میں آتا ہے۔ اور ایک خاص طرح کی تربیت اور سوسائٹی میں نشوونما پاتا ہے۔ یہی تربیت اس کے تمام خیالات و معتقدات کی جڑ بن جاتی ہے۔ اور وہ جو کچھ سمجھتا اور جانتا ہے بکسر اس کے گردوپیش کے اثرات کا عکس ہوتا ہے۔ پس وہ کونسی چیز ہے۔ جو ایک شخص پر ان تمام اثرات کے خلاف جو اسکو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے رہتے ہیں بالکل ایک نئے خیال و نئے عقیدے کی راہ کھول دیتی ہے۔ اور وہ باوجود تمام ملک اور زمانے کو اپنا مخالف دیکھنے کے تن تنہا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔ کہ رسم و رواج معتقدات عام دولت و ثروت اور حکومت و سلطنت کے مقابلے میں الحق کی تائید و نصرت کے لئے جہاد کرے؟

یہ کیا نیرنگی ہے کہ آذر بت تراش کے گھر میں خلیل بت شکن پیدا ہوتا ہے۔ اور پرستاران لات و منات کی سرزمین سے صدائے توحید و حق پرستی بلند ہوتی ہے۔ ان اللہ خالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فانی یوفکون بے شک خدا ہی ہے جو زمین کے اندر بیج اور دانے کو پھاڑ کر اس سے ایک درخت قوی و بلند پیدا کر دیتا ہے۔ وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے۔ اور مردے کو زندے سے پیدا کرتا ہے۔ یہی عجائب قدرت کے کرشمے دکھلانے والی ذات تمہاری مالک ہے۔ پھر تم کدھر بہکے جاتے ہو۔

درحقیقت یہ ملکہ ہدایت اور فطرۂ صحیحہ کے روحانی ارتقا کا ایک سلسلہ ہے۔ جس کا آخری درجہ مقام نبوت ہے۔ مگر اسکی ابتدا مصلحائے امت کے درجے سے ہوتی ہے۔ وہ تمام نفوس قدسیہ جن کو خدا تعالےٰ ہدایت و ارشاد عالم کے لئے چن لیتا ہے۔ اگرچہ نبی نہیں ہوتے۔ مگر اسی زنجیر کی ایک کڑی ہوتے ہیں۔ جس کی آخری کڑی مرتبہ نبوت و

بدی کے پھیلنے کی روک تھام کس طرح کیجا سکتی ہے

قرآن کریم میں یہود کے ملعون ہونے کی ایک یہ وجہ بتائی گئی ہے کہ وہ نافرمان قوم تھی۔ اور یہود زیادتی کے کام کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ اس آیت سے یہ امر ثابت ہے۔ نیز قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اس قوم کے خراب ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی۔ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ کہ یہ لوگ آپس میں ایکدوسرے کو برائی سے روکتے نہ تھے۔ اور یہ امر بہت برا تھا۔ جس کا وہ ارتکاب کرتے تھے۔

ان آیات سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہود خدا کی نظر میں کیوں مورد غضب ہوئے۔ اور لعنتی قرار پائے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے، کہ کسی جماعت میں بدی پھیلنے کی روک تھام کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ساری جماعت ایک دوسرے کو برائیوں سے روکے۔ اور بدی اور فواحشات کا انسداد کرے۔ جب تک کسی جماعت میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ جو بدی پر ٹوکتے رہتے ہیں۔ اسوقت تک اس جماعت میں صلاح ورشد قائم رہتا ہے۔ لیکن جب لوگ اس بات سے لاپرواہی اختیار کرلیں۔ تو پھر لوگ بدی پر دلیر ہوجاتے ہیں۔ اور بدی کا ارتکاب علانیہ شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ دیدہ دلیر لوگ بیباک ہوکر بزرگوں اور روکنے والوں کو بے عزت کرنا شروع کردیتے ہیں۔

دراصل یہ خرابی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ ابتداء میں تو ہر جماعت میں ایسے خدارسیدہ اور بزرگ ہوتے ہیں۔ جو برائی سے روکتے رہتے ہیں۔ مگر جوں جوں بُعد ہوتا چلا جاتا ہے۔ لوگوں میں کمزوریاں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور پھر اس جرأت اور دلیری میں جو پہلے بزرگوں میں ہوتی ہے۔ کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اور ہر شخص جو دوسروں میں کوئی برائی دیکھتا ہے۔ چونکہ ایمانی جرأت میں کمی واقع ہوچکی ہوتی ہے۔ اس لئے خاموش رہتا ہے۔ اور گو اس کے دل میں کبھی کبھی جوش پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ اس کا جائز طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ جوش بھی تھوڑے عرصہ کے بعد دب جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس خاموشی کی وجہ سے عام لوگوں میں خرابی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ اور ابتداء میں تو اس خرابی کا بآسانی ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر جب برائی بڑھ جاتی ہے۔ تو اس کا دُور کرنا بہت مشکل بلکہ محال ہوجاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ سچا مومن چونکہ خدا اور رسول کی فرمودہ ہدایات کا پابند ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بلاخوف لومۃ لائم بات کرتا ہے۔ اور اُسے یہ خیال ہوتا ہے کہ لوگ اس کی بات کو برداشت کرلینگے لیکن وہ شخص جو اپنی زندگی کو دُنیا کی ملونی سے ملوث پاتا ہے۔ اُسے جرأت نہیں ہوتی۔ کہ ایسی بات کرے۔ جو دوسروں کے لئے ناگوار ہو۔ پس سب سے اول تو مومن کو حسب ارشاد الٰہی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ اپنی اصلاح کرکے جہاد اکبر میں حصہ لینا چاہیئے۔ پھر دوسروں کی اصلاح میں لگ جانا چاہیئے۔ اور جب تک ساری قوم اس کام میں نہ لگ جائے۔ اس وقت تک تمام افراد اصلاح پر قائم نہیں رہ سکتے۔ جماعت احمدیہ جسے خدا نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ مندرجہ ہدایات اسلامی پر عمل کرے۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان کے کاموں میں بیش از پیش برکت دے۔ اور ترقی کی مزید راہیں کھولے۔

اللّٰھم اجعلنا منھم۔

(خاکسار قمرالدین قادیان)

نیا سال نئی اُمنگ

نئی زمین، نیا آسمان پیدا کر
تُو لامکان میں اپنا مکان پیدا کر

خُدا نے تجھ کو حقیقت شناس دل بخشا
تُو جان دے کے نئی اپنی جان پیدا کر

زمیں پہ تنگ زمانے کی گردشوں سے نہ ہو
تُو اپنے واسطے اور آسمان پیدا کر

خطا نہ ہو وہ نشانے پہ ٹھیک جا بیٹھے
دُعا کے تیر کی ایسی کمان پیدا کر

نہ دھار کُند ہو۔ بس۔ کاٹتا چلا جائے
وہ خنجر اور وہ سنگِ فسان پیدا کر

اطاعتِ رسلِ حق ہے شیوۂ مومن
کبھی نہ دل میں کوئی بدگمان پیدا کر

غلامِ احمدِ ہندی ہے اپنے ماتھے پر
مُحمّدِ عربی کا نشان پیدا کر

جھکے نہ سَر ترا کُفر و فسوق کے آگے
جو مومنوں کے ہے شایاں وہ شان پیدا کر

جو لفظ مُنہ سے ترے نکلے دِلمیں گڑ جائے
خلوص و صدق سے ایسی زبان پیدا کر

خدا کی راہ میں دینے سے نفع ملتا ہے
جتا کے فخر۔ نہ اس میں زیان پیدا کر

بہت بلند ہے قصرِ رفیعِ دوست اگر
نہ ہار حوصلہ۔ اِک نردبان پیدا کر

شہیدِ تیغِ جفا ہو کے نام کرلے تُو
حُسین بن علی والی آن پیدا کر

شریکِ بادہ و ساغر نہ ہوسکا اکمل
نگاہِ یار میں جچنے کی شان پیدا کر

ایک مخلص احمدی کا انتقال

چوہدری غلام حیدر صاحب موضع کوٹ احمدیاں سندھ میں طویل علالت کے بعد ۲۳ر دسمبر کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے والد چوہدری مولابخش صاحب مرحوم تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے انہوں نے ضلع تھرپارکر سندھ میں اراضی حاصل کی اور چوہدری غلام حیدر صاحب کو وہاں لے گئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم حضرت مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم سے حاصل کی۔ اور کچھ تعلیم وہاں حاصل کرکے عرصہ تک کواپریٹو سوسائٹیز کے سپروائزر رہے۔ پھر ملازمت ترک کرکے انہوں نے وہاں اراضی خرید کی۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور اس وقت ان کی عمر بارہ تیرہ سال کی تھی۔ بیان کرتے تھے۔ کہ والد صاحب جس گاؤں میں آباد تھے۔ اس کا نام بڈھا کوٹ تھا۔ میں نے کثرت سے وہاں اور ادد گرد تبلیغ کی۔ جو لوگ احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ ان پر بہت تباہی آئی۔ چوہدری صاحب مرحوم کو احمدیت سے ایسا عشق تھا۔ کہ اپنے اکثر اوقات تبلیغ میں صرف کرتے۔ اور حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر کتب کا مطالعہ کرتے رہتے۔ اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ جاری رکھتے تھے۔ اس وجہ سے ان کا دینی علم وسیع تھا۔ اور غیر احمدی مولویوں سے بلاتکلف مکالمہ کرتے تھے۔ احمدیت سے محبت کی وجہ سے انہوں نے اپنے گاؤں کا نام کوٹ احمدیاں رکھا۔ اور ایک بار مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل مرحوم سکنہ تلونڈی جھنگلاں کو اپنے ہاں لے گئے۔ جو قریباً دو سال قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ان کو بہت اخلاص تھا۔ ۱۹۳۶ء میں جب سلسلہ کی اراضیات کے تعلق میں حضور سندھ تشریف لے گئے۔ تو موصوف چوہدری صاحب کی دعوت پر کوٹ احمدیاں بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے وہاں احمدیوں وغیر احمدیوں کے وسیع مجمع میں جن کو دعوت دی گئی تھی۔ تقریر فرمائی۔ مرحوم موصی تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب مرحوم کی ترقی مدارج کے لئے دُعا فرما دیں۔

(خاکسار عبدالرحیم میڈیکل پریکٹیشنر تلونڈی جھنگلاں)

دعویٰ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور اہل پیغام

میں نے ایک گذشتہ مضمون میں بتایا تھا۔ کہ کس طرح مولوی محمد علی صاحب کے عقیدہ متعلق مسئلہ نبوت میں انقلاب آیا۔ میں نے مقابلہ کر کے دکھایا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسّلام کے زمانہ میں کس طرح مولوی محمد علی صاحب نبوت کا اقرار کرتے تھے۔ اور بعد میں کس طرح انہوں نے اپنے سابقہ عقیدہ کے خلاف کہنا شروع کر دیا۔ اب میں اس سلسلہ میں کچھ اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

"اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو آخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبیؐ کو دنیا کی اصلاح کیلئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ کہ عین اس وقت میں جب سب قومیں چلا اٹھیں کہ مصلح موعود کے آنے کے سب نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمدؐ کو مامور فرمایا۔" (ریویو جلد ۵ نمبر ۶)

مگر اب مولوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ

"امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔" (النبوة فی الاسلام ص۱۱۵)

"جو شخص اس امت میں سے دعوے نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے۔" (ایضاً)

"اس امت میں مطلق کوئی نبی ہو نہیں سکتا۔ اگر اس امت میں کسی کے نبی ہونے کا امکان ہوتا۔ تو حضرت عمرؓ نبی ہوتے۔ مگر چونکہ حضرت تو نبی نہیں۔ اس لئے اور بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً ص۱۱۸)

اس کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص۴۸)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقة الوحی ص۶۸)

قارئین کرام غور فرمائیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے واضح اور زور دار الفاظ میں اپنے دعویٰ نبوت کا اظہار فرماتے ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر لکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپکو نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ مگر افسوس مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں پر کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں کو کچھ وقعت نہیں دیتے۔

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں ایک حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا۔

"مرزا صاحب مدعی نبوت ہے۔ اسکے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

مگر بعد میں مولوی صاحب نے لکھا:-

"جو لوگ یہ کہدیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ مدعی نبوت ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں..... صرف نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ اسی محدثیت والی نبوت کا دعویٰ ہے جس کا دروازہ اس امت پر کھلا ہے۔" (النبوة فی الاسلام ص۲۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

قارئین غور فرمائیں۔ کہ کس طرح مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس حلفیہ بیان کے خلاف کہا۔ جو کہ انہوں نے عدالت میں دیا تھا۔

اپنا مضمون ختم کرنے سے پیشتر میں مولوی محمد علی صاحب اور دیگر اہل پیغام سے حسب ذیل سوالات کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ ان کا مناسب اور مدلل جواب دیا جائیگا۔

اوّل۔ کیا خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت اور رسالت کے مقام پر فائز کیا یا نہیں؟ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے الہامات میں نبی کہا ہے یا نہیں؟

دوم۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے نبی ہونے کی حیثیت میں پیش کیا ہے یا نہیں؟

سوم۔ کیا مولوی محمد علی صاحب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی!

"الفضل" کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمارے واجب الاطاعت امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا تاکیدی ارشاد فرماتے ہوئے اس امید کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ دوست حضور کی سفارش کو ضرور قبول کریں گے۔

الفضل کے متعلق حضور نے فرمایا:-

"دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت اتنی نہیں جتنی یہاں موجود ہے۔ ہماری جماعت اب خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ ہے۔ کسی زمانہ میں ہماری جماعت عورتیں اور بچے ملا کر بھی اتنی نہیں ہو گی جتنی اب یہاں موجود ہے۔ مگر اس وقت سلسلہ کے اخبارات کی اشاعت ڈیڑھ دو ہزار ہوتی تھی۔ مگر اب "الفضل" کے خریدار صرف بارہ سو ہیں حالانکہ اگر کچھ نہیں تو پانچ چھ ہزار اس وقت ہونے چاہئیں۔"

نیز فرمایا:- "سلسلہ کے اخبارات میں الفضل روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں مجلس شوریٰ میں بھی اس سال یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ لازمی طور پر الفضل خریدیں۔ اور جس جماعت کے افراد کی تعداد بیس یا اس سے کم ہو۔ وہ الفضل کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے۔"

ہم مخلصین جماعت کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضور کی اس مبارک خواہش کو کہ الفضل کے کم سے کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گے۔ حضور نے اخبارات خریدنے اور پڑھنے کو کسقدر ضروری قرار دیا۔ اور اس کیلئے کسقدر تاکید فرمائی۔ اس کا اندازہ آپ حضور ہی کے ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔ فرمایا:-

"انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں۔ جیسا زندگی کیلئے سانس لینا ضروری ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔"

"الفضل" سلسلہ عالیہ احمدیہ کا روزانہ آرگن ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات۔ ملفوظات و تقاریر۔ مرکز کے حالات۔ مجاہدین سلسلہ کی تبلیغی رپورٹیں۔ اور دیگر اہم مرکزی اطلاعات احباب تک پہنچانے کا بڑا ذریعہ۔ "الفضل" آپ کے لئے روحانی غذا کا کام دیتا ہے۔ پس کون ہے جو اس روحانی غذا کے حصول کے لئے کسی قربانی سے دریغ کرے۔ اور اپنے پیارے اور واجب الاطاعت امام کی خوشنودی اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی تڑپ اپنے دل میں رکھتا ہو۔

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ ۱۵ پندرہ روپے
"الفضل" کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ ۴ ہے۔

منیجر الفضل قادیان

لاہور کی ایجنسی

لاہور میں الفضل کی ایجنسی کے موجودہ انتظام کے متعلق پبلک کو اور دفتر کو بعض شکایات ہیں۔ اور اسوقت اس امر کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ موجودہ ایجنٹ صاحب ان شکایات کو رفع کریں لیکن اگر اصلاح کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی تو موجودہ صورت میں ایجنسی کا قائم رکھنا محال امر ہوگا۔ اور ان حالات میں اسوقت تک کہ ایجنسی کا از سر نو انتظام نہیں ہوجاتا ہم لاہور کے خریدار اصحاب کو پرچہ بذریعہ ڈاک ارسال کریں گے۔

(مینیجر)

نہایت ضروری گذارش

جلسہ سالانہ سے قبل اخبار میں ان اصحاب کی فہرست شائع کردی گئی تھی۔ جنکا چندہ ختم ہے۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا فرمادیں۔ بعض اصحاب وعدہ کرنے کے باوجود جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ ادا نہیں فرماسکے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب سے جنکا چندہ ختم ہے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ انکی خدمت میں وی۔ پی ارسال کردیئے گئے ہیں۔ امید ہے سب احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

مینیجر

ضرورت رشتہ

ایک نہایت مخلص احمدی گریجوایٹ دوست کیلئے جو بمشاہرہ پونے دوصد روپیہ ماہوار پر سرکاری ملازم ہیں اور جنکی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ ان کی پہلی بیوی سے بچے بھی ہیں۔ لڑکی تعلیم یافتہ مخلص احمدی۔ خوش صورت و خوش سیرت ہونی چاہیئے۔ ذات کی کوئی قید نہیں۔

جملہ خط و کتابت

بنام

معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

عقلمندی یہ ہے!

کہ آپ آنے والے خطرات سے ہوشیار رہیں۔ کون جانتا ہے کبھی کسی کا یونہی چلتے چلتے پاؤں پھسل جاوے۔ کہیں دروازے میں ہاتھ آجاوے۔ چاقو سے زخم ہوجاوے۔ یا کہیں کانٹا لگ جاوے۔ یا معمولی سی رگڑ بھی زہریلی ثابت ہو۔ مچھر۔ مکھی۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگ جاوے۔ آگ وغیرہ سے کوئی حصہ جسم کا جل یا جھلس جاوے۔ کچھ کھانے پینے کی غلطی سے اچانک کہیں باہر ہی پیٹ درد ہوجاوے۔ جی متلا دے یا دست وقے لگ جاویں۔ کہیں گرمی یا ہوا لگنے سے درد سر ہو۔ دانت درد۔ کان درد۔ نزلہ یا زکام وغیرہ ہو۔ ایسے وقت کے واسطے ہر ایک کو ضروری ادویات رکھنی ہی چاہئیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہر وقت اتنا سامان کون رکھ سکتا ہے۔ مگر شکر ہے خدا کا کہ اس کی مہربانی سے لاہور کے مشہور و معروف وید پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایسی چیز **امرت دھارا** ایجاد کردی ہے۔ جو ان تمام حادثات و امراض بلکہ اور بھی چھوٹی بڑی امراض ماندگی و بیرونی کو کھانے و لگانے سے دور رکھتی ہے۔ اور اس کی چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رہ سکتی ہے عقلمندی اس بات میں ہے۔ کہ آپ ہمیشہ اس کو پاس رکھیں۔ **قیمت** بھی بہت نہیں۔ چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ بڑی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ

کفایت شعاری اس میں ہے!

کہ آپ اصلی چیز کو خریدیں کیونکہ اصل چیز کی ایک بوند وہ کام کرسکتی ہے۔ جو نقل کی ۱۰ بوندیں کریں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض اوقات نہ کریں۔ امرت دھارا کی مشہوری دیکھ کر کئی لوگ اس کی معمولی نقلیں بیچ رہے ہیں۔ کوئی تو غلطی سے ان کو خرید لیتے ہیں۔ مگر کوئی کمی قیمت کے باعث بھی کفایت شعاری کے خیال سے خرید لیتے ہیں۔ یہ ان کی بھول ہے۔ یہ غلط کفایت شعاری ہے۔ دھوکا کھانا ہوگا۔ اسواسطے خریدتے وقت اچھی طرح سے امرت دھارا کا نام اور پنڈت جی کا نام و تصویر دیکھ کر خرید کریں ملتے جلتے نام سے دھوکا میں نہ آجاویں۔ کوئی دھوکے باز چوری چھپی وہی نام رکھ کر بھی بیچنے لگے ہیں۔ ہوشیار رہیئے ایسے لوگوں کی اطلاع بھی آپ ہم کو دے سکیں۔ تو مہربانی ہوگی۔ امرت دھارا سب بڑے شہروں میں ملتی ہے۔ آپ چاہیں تو سیدھی بھی ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ مگر دوائی آٹھ آنہ کی ہو یا پانچ روپے کی آٹھ آنہ اوپر ڈاک خرچ آجاتا ہے۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

امرت دھارا اسٹ ۱۲ لاہور

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجیئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیئے پہلی سروس ۱/۲ ۶ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس

بشمولیت

رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

مفت

ہماری فرم ہندوستان میں واحد فرم ہے جو کہ جنسی امور کے متعلق کاروبار کرتی ہے ہمارا تعلق اس سائنس کے ماہرین کے ساتھ ہے۔ بالتصویر کتاب "دی کمپسول سائنس" مفت طلب کریں دفتر علوم تولید و تناسل پوسٹ بکس ۱۸۹ ع ۶۶ انارکلی لاہور

قلب الحجر

ہمارے پاس مختلف قسم کا قلب الحجر موجود ہے۔ یہ مختلف امراض مثلاً جنون۔ مالیخولیا۔ بانجھ پن۔ نیز پرانے بخاروں کیلئے بہت نافع ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر نے اس کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ اور اپنی بیاض میں لکھا ہے۔ کہ " ایک عجیب الاثر دوا جس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ ہر ماہ کے شروع میں صرف ایک دفعہ کھلانا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر نویں مہینہ کھلائی گئی ہے۔ تو دسویں مہینہ میں بچہ پیدا ہوا۔ اور جس کو یہ دوائی کھلائی اس کو لڑکا ہی پیدا ہوا۔ عجیب عظمت و شرف کی دوا ہے۔ پتھر کی کانوں میں ایک چیز چمکدار۔ ملائم۔ بے مزہ۔ سفید براق نکلتی ہے۔ جس کو پتھر کا جیو کہتے ہیں۔ بقدر ایک رتی۔ ایک ماشہ طباشیر مسحوق اور ایک دو منقے مسلے ہوئے ملا کر صرف ایک دن کھلائیں۔ دوسرے مہینے پھر۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہرگز اسقاط نہ ہوگا۔"

قیمت تین روپے تولہ

ملنے کا پتہ:- طبیہ عجائب گھر قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چنگنگ ۹ر جنوری۔ چینی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ چنگشاؤ کے پاس جاپانیوں کا بہت سے سامان جنگ چینی فوج کے قبضہ میں آیا ہے۔ اور دشمن کی جو فوج محصور ہے اسے چینی فوج تباہ کر رہی ہے۔ چینی ہوائی جہاز بھی پھر سے میدان میں آ گئے ہیں۔ اور جاپانی علاقے پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔

سنگاپور ۹ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جو چینی فوجیں برما میں پہنچی ہیں۔ انہیں مقررہ ٹھکانوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ ملایا سے لڑائی کی کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ مغربی علاقہ میں ہماری فوجیں دریائے سلنگ کے جنوبی طرف ہٹ آئی ہیں یہ علاقہ کوالالمپور سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ مشرقی کنارے پر لڑائی کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

رنگون ۹ر جنوری۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے بنکاک پر دوبار حملے کئے۔ ان میں سے ایک حملہ بنکاک کی گودیوں پر کیا گیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ شمالی ملایا میں ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی اڈوں پر چھاپے مارے۔

لنڈن ۹ر جنوری۔ ماسکو کے محاذ پر روسی فوجیں دشمن کو گھیرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور کریمیا میں بھی وہ سیبسٹاپول کی محصور روسی فوج کی مدد کے لئے بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۹ر جنوری۔ پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا حکومت نے ہندوستان میں ایک صدق دلانہ وفد بھیجنے کے مسئلہ پر غور کیا ہے۔ وزیر ہند نے جواباً کہا کہ میں نے وائسرائے سے بات چیت کی ہے۔ ایسے وفد کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ وزارتیں بحال کرنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا گیا لیکن حکومت مخلوط پارٹیوں کی وزارتوں کے قیام کا خیر مقدم کرے گی

قاہرہ ۹ر جنوری۔ بحیرہ روم کے برطانی بیڑے کے کمانڈر نے بحری اور ہوائی فوج کے نام ایک براڈکاسٹ پیغام میں کہا کہ اس سال کے دوران میں ہم نے لیبیا کے سارے ساحل پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور آخری دشمن کو اس علاقہ میں گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۸ر جنوری۔ عراق کی فوجی عدالت نے سابق وزیر اعظم رشید علی اور اس کے ۲ دو رفیق وزراء کے لئے پھانسی کی سزا کا فیصلہ کیا ہے۔ تین فوجی جرنیلوں کو بھی موت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔ سابق چیف آف جنرل سٹاف کے لئے بھی یہی فیصلہ ہوا تھا مگر بعد میں اسے عمر قید میں بدل دیا گیا۔

لنڈن ۸ر جنوری۔ آج پارلیمنٹ میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ملایا میں پندرہ ہوائی اڈے جاپانیوں کے قبضہ میں جا چکے ہیں۔

لنڈن ۸ر جنوری۔ آج وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس کا ریزولیوشن اور کانگرسی لیڈروں کے بیانات وائسرائے کی طرف سے تعاون کی اپیل کا تسلی بخش جواب نہیں ہیں۔ سوال کیا گیا کہ کیا آپکو احساس ہے کہ ہندوستان کے پولٹیکل لیڈروں کا خیال ہے۔ کہ آپ کو اس وقت صلح کا کوئی اشارہ کرنا چاہیئے۔ مگر آپ نے ایسا اشارہ کرنے سے انکار کر دیا۔

لاہور ۸ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کے بعض افسر بیوپاریوں کا یہ مطالبہ منظور کرنے پر آمادہ ہو رہے تھے کہ سر سکندر حیات خان کی واپسی تک بکری ٹیکس ایکٹ کے قواعد نافذ نہ کئے جائیں۔ لیکن سر چھوٹو رام قائم مقام وزیر اعظم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۸ر جنوری۔ بیوپاریوں کے ایک نمایندہ وفد نے آج گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ صاحب موصوف نے انہیں مشورہ دیا کہ ہڑتال نہ کریں۔ بیوپاریوں نے کہا کہ بکری ٹیکس ایکٹ کے نفاذ کو مارچ تک ملتوی کر دیا جائے مگر ہز ایکسی لینسی نے اس معاملہ میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔

لاہور ۸ر جنوری۔ آج ساڑھے نو بجے شب چوہدری افضل حق صاحب احراری لیڈر فوت ہو گئے۔ عرصہ سے آپ بیمار تھے۔ اور بیماری کی وجہ سے ہی نومبر ۱۹۴۱ء میں جیل سے رہا کر دیئے گئے تھے۔ چند روز ہوئے۔ آپکو نمونیہ ہوا۔ اور آج صبح سے سرسام بھی ہو چکا تھا۔

دہلی ۸ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں کے قائد اعظم عنایت اللہ صاحب مشرقی نے ۴ر جنوری سے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے

جموں ۸ر جنوری۔ وادی کشمیر میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے زبردست برف باری ہو رہی ہے۔ بانہال کا رستہ رک گیا ہے اور جموں سرینگر روڈ پر ٹریفک مشکل ہو گیا ہے۔

شیلانگ ۸ر جنوری۔ آسام گورنمنٹ نے دشمن ممالک سے براڈکاسٹ سننا جرم قرار دیدیا ہے۔ اور افواہیں پھیلانیوالوں کیلئے پانچ سال قید کی سزا مقرر کی ہے۔

سنگاپور ۸ر جنوری۔ بنکاک ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ریاست ہائے شان (برما کا ایک حصہ) در اصل سیام کا ہے۔ اور وہ اسے واپس لے کر رہیگا۔ اسی طرح ملایا کے دو صوبے کیڈا اور ترنگانو کو حاصل کریگا اعلان کیا گیا ہے۔

لاہور ۸ر جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آٹا اعلیٰ درجہ کا نرخ قدرے بڑھا کر اب تھوک ۔/۰/۵ روپیہ اور پرچون ۔/۲/۵ فی من کر دیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دکاندار فائدہ اٹھا سکیں۔

لنڈن ۸ر جنوری۔ آج برطانیہ کے وزیر فضائی نے اعلان کیا ہے کہ بحر الکاہل کے برطانی فضائی بیڑے کے لئے زبردست کمک روانہ کر دی گئی ہے۔ اس کمک میں دُور تک مار کرنیوالے۔ شکاری۔ جھپٹنے اور لمبی پرواز کرنے والے طیاروں کی تعداد خاصی ہے۔ آپ نے کہا جرمنی اور اس کے مقبوضات پر ہم نے فضائی حملوں میں جو شدت پیدا کی تھی۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ رُوس پر جرمن طیاروں کا دباؤ کم ہو جائے اور ہمارے ان حملوں کی وجہ سے جرمنی کو اپنا نصف فضائی بیڑہ یہاں رکھنا پڑا جس سے روس کو کافی مدد ملی۔

لاہور ۹ر جنوری۔ آج یہاں بکری ٹیکس ایکٹ کے خلاف نامکمل ہڑتال رہی۔ انارکلی اور شاہ عالمی دروازہ میں کاروبار بند رہے۔ مگر مال روڈ پر تمام دوکانیں کھلی تھیں مسلمانوں کا کاروبار حسب معمول تھا۔ شہر میں بالکل امن و امان رہا۔ بطور احتیاط اہم ناکوں پر پولیس پکٹ لگا دئے گئے تھے۔ ملتان۔ فیروزپور۔ راولپنڈی۔ امرتسر اور بعض دیگر شہروں سے بھی ہڑتال کی خبریں آئی ہیں۔

لاہور ۹ر جنوری۔ کل شام سے یہاں اور پنجاب کے بعض دیگر شہروں میں سردی بہت تیز ہو گئی ہے۔ درجہ حرارت بہت گر گیا ہے۔

لاہور ۹ر جنوری۔ مسٹر اکبر حیدری کے ماتم میں کل اسلامیہ کالج اور دیگر اسلامی درسگاہیں بند رہیں گی۔

سنگاپور ۹ر جنوری۔ تیسرے پہر کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پیراک کے زیریں حصہ میں بہت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دونوں طرف کی فوجوں کو سخت جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اور کسی علاقہ سے لڑائی کی کوئی خبر نہیں آئی۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے شمالی ملایا میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ کئی جہازوں پر بھی حملے کئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات سنگاپور پر حملہ کیا۔ سات شہریوں کے مارے جانے یا زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔ اور بعض شہریوں کے مکانات کو نقصان پہنچا۔

رنگون ۹ر جنوری۔ آج صبح ہوائی حملہ کا الارم ہوا۔ اور شہر کے شمالی حصہ میں جاپانی طیاروں نے کچھ بم گرائے۔ ہماری اینٹی ایئر کرافٹ توپوں نے ان پر گولے برسائے۔

دہلی ۹ر جنوری۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ رنگون پر ہوائی حملوں میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو ہندوستان بھیجا جا رہا ہے۔ اور یہاں انکے ٹھہرانے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۹ر جنوری۔ جزائر ہوائین کے امریکن کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ممکن ہے ایک بار پھر دشمن ہمارے جزائر پر حملہ کرے۔ مگر اب وہ اچانک حملہ نہ کر سکیگا۔ ہم نے اپنے جزائر کی حفاظت کا پورا تہیہ کر رکھا ہے۔ امریکن گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جزائر ویک کی لڑائیوں میں دشمن کے کم سے کم سات جنگی جہاز برباد کئے جا چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی